Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/ S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem, Paper – 14
7. Title/Heading of e-content : IQBAL KI WATNI WA MILLY SHAIRY
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

16-9-2020

اقبال کی وطنی و ملّی شاعری

M.A., 4th Sem, Paper - 14

اقبال کی شہرت کی بناء اس کی قومی و ملّی نظموں پر قائم ہے۔ "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" ایک ایسی نظم ہے جس کے ذریعہ اقبال کا نام ہر فرد و عام کی زبان پر ہے۔ پہلے ہم ہندوستانی وطنیت سے سرشار منظومات کا جائزہ لیتے ہیں۔ ایسی طویل نظموں میں تصویر درد کا ایک الگ مقام ہے جس میں ایک سچے محبّ وطن نے اپنے وطن عزیز کی دردناک تصویر کھینچی ہے۔ یہ اس دور کی نظم ہے جبکہ اقبال کہتے تھے ؎

خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

اقبال اپنی قوم کے دکھ درد سے شدید طور پر متاثر تھے۔ اقبال کی قومی شاعری محض ایسی نہیں تھی۔ ان کے جذبات، خیالات محض فرضی اور خیالی نہیں تھے بلکہ ذاتی تھے۔ اس میں جوش و خروش اور صداقت کا عنصر بھی موجود ہے۔ اقبال کے کلام کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان کے وطنی و ملّی جذبات و خیالات میں ایک کشمکش رہی ہے۔ ان کے وطنی خیالات کے سلسلے میں ۱۹۰۷ء کی نظمیں وطن کی محبت کے جذبات سے بھری ہوئی ہے۔ نظم ہمالہ میں وہ وطن سے والہانہ عشق کرتے نظر آتے ہیں:

اے ہمالہ اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں

اس دور کی تمام نظموں میں حب الوطنی کے جذبات موجود ہیں۔ ان کی مشہور دعا "لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری" بچوں کی زبان میں کہی جاتی ہے ؎

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت ۞ جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

ان کی نظم تصویر درد وطن کا مرثیہ ہے۔ پوری نظم درد سے بھری ہوئی ہے۔ تصویر درد
کے بارے بابائے اردو عبد الحق فرماتے ہیں: "در حقیقت بے مثل اور سراپا درد ہے"۔
تصویر درد ۔۔ وطنیت کے جذبات سے بھرپور ہے اور اس میں صرف جذبات ہی نہیں
بلکہ اس کا اظہار شاعرانہ اور حسن ادا ساحرانہ ہے۔

وطنیت کے بعد اقبال کی دوسری منزل بین الاقومیت ہے۔ یہ تضاد نہیں بلکہ
فکری ارتقا ہے۔ اقبال نے یورپ سے لوٹنے پر وطن پرستی کے نقصانات کا جائزہ لیا۔ تنگ
نظر قومیت کی ہلاکت آفرینی کو اقبال نے اچھی طرح محسوس کیا اور ۱۹۰۸ء سے ۱۹۳۸ء تک
اقبال نے ملت کی وحدت کا پیغام دیا۔ حالانکہ اس کی ابتدا ان کی نظم نیا شوالہ سے ہو چکی
تھی:

شکتی بھی شانتی بھی بھگتوں کے گیت میں ہے ○ دھرتی کے باسیوں کی مکتی پریت میں ہے

شاعر کی ہمدردی دھرتی کی گود کی طرح وسیع ہے وہ سب کو اپنا سمجھتا ہے اور انسانیت اور محبت
کو مکتی کا ذریعہ سمجھتا ہے اور اس کے بعد اقبال فکری طور پر ملی شاعری کی طرف مراجعت
کرتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کو پوری دنیا کے امامت کا درس دیتے ہیں اور صرف اسلام کو ذریعہ نجات
کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں اقبال ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "وہ خطۂ زمین جس میں وہ رہتا ہے
اور جسم کے ساتھ عارضی طور پر اس کی روح وابستہ ہوتی ہے اس لائق نہیں کہ اسے خدا اور مذہب
سے برتر قرار دیا جائے"۔ اور اقبال اپنے اسی نقطہ نظر کا اظہار کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں۔

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا نوع انساں کو ○ اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے ○ نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

---o---

DR. MD. ZIEYAUR RAHMAN,
Associate professor,
DepH. of Urdu, S. sinha College, Auraagabad
Course: M.A 4th Sem, Paper — 14
Title/Heading of E-content: IQBAL KI WATNI WA MILLY SHAIRY
whats app. no. 9431632576